إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ○ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

شرح چندہ

سالانہ ...... وعہ

ششماہی ......

سہ ماہی ......

ماہانہ ......

بیرون ہند

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

ترسیل زر بنام مینجر روزنامہ الفضل ہو

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۳	مورخہ ۱۷ صفر ۱۳۵۵ھ	یوم شنبہ	مطابق ۹ مئی ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۵۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ۔ مئی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ صرف گلے کے درد کی شکایت ابھی باقی ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیروعافیت ہے ؛۔

آج پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا حسب ذیل اعلان اطلاع عام کے لئے بورڈ پر لکھا گیا ہ۔

مئی اور جون میں مَیں کسی دعوت یا تقریب پر نہیں جا سکتا ۔ میری طبیعت بہت خراب ہے ۔ اس لئے مہربانی فرما کر دعوت یا کسی اور غرض کے لئے مجھے ان ایام میں مدعو نہ کریں ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں

”یقیناً یاد رکھو ۔ جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں ۔ عام طور پر دنیا دار کہتے ہیں ۔ کہ سچ بولنے والے گرفتار ہو جاتے ہیں ۔ مگر میں کیونکر اس کو باور کروں ۔ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں ۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے کسی ایک میں ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی ۔ کوئی بتائے کسی ایک میں بھی خدا تعالےٰ نے مجھے شکست دی ہو ۔ اللہ تعالےٰ تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے ۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے ۔ اگر ایسا ہو ۔ تو دنیا میں پھر کوئی شخص سچ بولنے کی جرأت نہ کرے ۔ اور خدا تعالےٰ پر سے ہی اعتقاد اٹھ جائے ۔ راستباز تو زندہ ہی مر جائیں ۔ اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں ۔ وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی ۔ وہ سزا ان کی بعض اور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے ۔ اور کسی اور جھوٹ کی سزا ہوتی ہے ۔ خدا تعالےٰ کے پاس تو ان کی بدیوں اور شرارتوں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے ۔ ان کی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں ۔ اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پا لیتے ہیں ۔ میرے ایک استاد گل علی شاہ بٹالے کے رہنے والے تھے ۔ وہ شیر سنگھ کے بیٹے پرتاپ سنگھ کو بھی پڑھایا کرتے تھے ۔ انہوں نے بیان کیا ۔ کہ ایک مرتبہ شیر سنگھ نے اپنے باورچی کو محض نمک مرچ کی زیادتی پر بہت مارا ۔ تو چونکہ وہ بڑے سادہ مزاج تھے ۔ انہوں نے کہا ۔ کہ آپ نے بڑا ظلم کیا ۔ اس پر شیر سنگھ نے کہا ۔ مولوی جی کو خبر نہیں اس نے میرا سو بکرا کھایا ہے ۔ اسی طرح پر انسان کی بدکاریوں کا ایک ذخیرہ ہوتا ہے ۔ اور وہ کسی ایک موقعہ پر پکڑا جا کر سزا پاتا ہے جو شخص سچائی اختیار کریگا کبھی نہیں ہو سکتا ۔ کہ ذلیل ہو ۔ اسی لئے کہ وہ خدا تعالےٰ کی حفاظت

سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ کا فیصلہ اردو میں چھپ گیا

مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور نے مولوی عطاء اللہ کے مقدمہ میں جو رسوائے عالم فیصلہ دے کر جماعت احمدیہ کے لاکھوں انسانوں کی نہایت شدید دل آزاری کی۔ اور اُن کے پاکیزہ جذبات کو مجروح کیا۔ اس پر ہائیکورٹ لاہور کے فاضل جج مسٹر کولڈسٹریم کا فیصلہ اردو میں شائع ہو گیا ہے۔ یہ ۲۸ صفحہ کا رسالہ رنگین ٹائیٹل کے ساتھ طبع ہوا ہے اور دو روپے فی سینکڑہ کے حساب سے جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ لاہور سے مل سکتا ہے۔ ایک سو سے کم منگوانے والے اصحاب کو فی روپیہ چالیس کاپیاں دی جائینگی اور ایک کاپی کی قیمت صرف ۲ پیسے ہے۔ محصولڈاک علاوہ ہوگا۔ تمام جماعتوں سے درخواست ہے۔ کہ جلد سے جلد نقد قیمت بھیجکر منگالیں۔ اور کثرت کے ساتھ پنجاب اور ہندوستان کے کونہ کونہ تک پہونچائیں ؛

اس پرچہ میں ضمیمہ درس القرآن شائع کیا جارہا ہے

اس اخبار کے ساتھ درس القرآن کا ضمیمہ منبر ۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ شائع کیا جارہا ہے جن اصحاب کو نہ پہونچے۔ وہ سمجھ لیں۔ کہ ان کی طرف سے درخواست خریداری دفتر میں موصول نہیں ہوئی ان کے لئے اب بھی موقع ہے۔ کہ خریداری کی اطلاع بھیجکر اس وقت تک کا شائع شدہ درس منگالیں۔ (مینیجر)

درخواست ہائے دُعا

(۱) مولوی عبداللہ صاحب مالا باری جو آجکل سیلون میں کام کر رہے ہیں۔ شدید محنت اور آب و ہوا کے ناموافق ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے صحت کریں۔ (خاکسار ...)

(۲) محمد حاجی صاحب طالبعلم مصر ڈاکٹر کلاس میڈیکل کالج عنایت اللہ صاحب قادیان محمود احمد اور محفوظ الرحمٰن صاحب بہلول پور تحصیل نارووال۔ چوہدری محمد یعقوب صاحب کو کب اپنے اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۳) اعجاز احمد عمر چند یوم سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ (خاکسار دوست محمد خاں ایم۔ اے ہنگہ)

(۴) خاکسار ایک مقدمہ میں مبتلا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کیجائے۔ (خاکسار محمد عیسیٰ بستی رنداں)

(۵) عزیزی مولوی عبداللہ خان بونج مولوی فاضل بہت بیمار ہیں۔ تمام احباب دعائے صحت کریں۔ (خاکسار علی محمد کوٹ قیصرانی)

(۶) خاکسار کا لڑکا بشیر الدین احمد بیمار ہے خسرہ اور بخار ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار عبدالرحمٰن خاکی بی۔ اے۔ کوہ مری) (۷) شیخ شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھڈ رانجھہ چند روز سے بیمار ہیں۔ ان کے لئے دعائے صحت کی جائے۔ (خاکسار ضیاء الدین ڈھڈ رانجھہ ضلع شاہ پور)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ایک نہایت مسرت انگیز تقریب

قادیان ۱۸ مئی۔ یہ خبر نہایت ہی خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کے صاحبزادہ میاں محمد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نواسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نکاح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی صاحبزادی سیدہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ کے تجویز ہوا ہے۔ خطبہ نکاح انشاء اللہ کل بروز جمعہ بعد نماز عصر پڑھا جائے گا۔ اور تقریب رخصتانہ ۱۰ مئی بروز یکشنبہ عمل میں آئے گی۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ارشاد ہے۔ کہ مقامی احباب خطبہ نکاح میں شریک ہو کر اور بیرونی احباب اپنے طور پر دُعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت بنائے ؛

ہم تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے اس تقریب سعید کے موقعہ پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت نواب صاحب کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں ؛

صوفی عبدالحکیم صاحب سیالکوٹی کہاں ہیں؟

صوفی عبدالحکیم صاحب سیالکوٹی کلرک پوسٹ آفس کراچی کی طرف سے جون ۱۹۳۴ء سے کوئی حصہ آمد وصول نہیں ہوا۔ نہ ان کا کبھی خط آیا ہے وہ اپنے حالات سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ نیز بتا دیں کہ وہ آج کل کہاں ہیں۔ اگر کسی دوست کو پتہ ہو۔ تو وہ اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

خُدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۵ مئی سے ۷ مئی ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

تحریری بیعت

نمبر	نام	ضلع
۱	برکت بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۲	غلام فاطمہ صاحبہ	"
۳	غلام رسول صاحب	"
۴	رشیدہ بیگم صاحبہ	"
۵	مجیدہ بیگم صاحبہ	"
۶	کرم الدین صاحب	ضلع جہلم
۷	اللہ دتا صاحب	"
۸	انار بیگم صاحبہ	"
۹	محمد علی صاحب	"
۱۰	دین محمد صاحب	"
۱۱	محمد بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۱۲	صغریٰ بی بی صاحبہ	"
۱۳	حق نواز صاحب	دہلی
۱۴	چوہدری کرم علی صاحب	ضلع گجرات
۱۵	فضل بی بی صاحبہ	ضلع لاہور
۱۶	ہاجرہ بیگم صاحبہ	ضلع پشاور
۱۷	سلطان محمد نعیم خان صاحب	"
۱۸	اکبر علی خانصاحب بی اے ایل ایل بی	"
۱۹	محمد انور علی خان صاحب	ضلع پشاور
۲۰	عبد الجلیل خان صاحب	"
۲۱	جمیلہ بیگم صاحبہ	"
۲۲	جلیلہ بیگم صاحبہ	"
۲۳	ثریا بیگم صاحبہ	"
۲۴	اقبال بیگم صاحبہ	ضلع پشاور
۲۵	جھنڈو صاحب	"
۲۶	مراد خاتون صاحبہ	سندھ
۲۷	رحمت خاتون صاحبہ	"
۲۸	حاجت خان صاحب	ضلع ہزارہ
۲۹	محمد بوٹا خان صاحب	ضلع گورداسپور
۳۰	امۃ الرحیم بیگم صاحبہ	ضلع لائلپور
۳۱	محمد صادق صاحب ہاشمی	دہلی
۳۲	سید عبدالواحد صاحب	"
۳۳	عفیفہ خاتون صاحبہ	"
۳۴	حنفیہ خاتون صاحبہ	"
۳۵	حرمت بی بی صاحبہ	ضلع شیخوپورہ
۳۶	سید عبد السبحان صاحب	ضلع مونگھیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ صفر ۱۳۵۵ھ

"امیر شریعت" بنانے کی ازسرِ نو تحریک

مسلمانوں پر جوں جوں نکبت و ادبار چھا رہا ہے۔ مصائب و آلام کا نشانہ بن رہے ہیں۔ ان میں روز بروز یہ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ کہ کوئی ایک ایسا وجود ہونا چاہیئے جو ان کی دینی و دُنیوی اُمور میں راہنمائی کرے جس کے ہاتھ پر وُہ جمع ہو سکیں۔ جو ان میں ترقی کرنے کی طاقت پیدا کر سکے جو انہیں غیروں کی یورشوں سے بچا کر یا ان کا کامیاب مقابلہ کرا کر منزلِ مقصود کی طرف لے جا سکے۔ اور وُہ اس وقت کئی ایک ایسے افراد کو جنہیں اپنے نزدیک اس کام کا اہل سمجھتے تھے۔ یا جن کے متعلق انہیں توقع تھی۔ کہ وُہ اپنے آپ کو اہل ثابت کر سکیں گے۔ اپنا امام۔ اپنا امیر اور اپنا سردار بنا بھی چکے ہیں۔ لیکن یہ تجربہ ہر بار ان کے لئے نہایت تلخ ثابت ہوا ہے۔ اور انہیں پہلے سے بھی زیادہ مصائب میں مبتلا کرنے کا باعث بنا ہے۔ باوجود اس کے اب پھر یہ تحریک کی جا رہی ہے۔ کہ مختلف اسلامی انجمنیں اور اسلامی ادارے کسی ایک برگزیدہ مسلمان کی امارت کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں۔ لیکن کیا یہ ممکن ہے۔ کہ مختلف اسلامی انجمنیں اور ادارے کوئی ایسا انسان ڈھونڈ نکالیں جو سب کو اپنے جھنڈے تلے جمع کر سکے۔ اگر اس قابلیت۔ اس اثر۔ اور اس رسوخ کا مالک کوئی شخص مسلمانوں میں موجود ہے۔ لیکن وُہ اس بات کا انتظار کر رہا ہے۔ کہ جب تک مسلمان میرا کھوج نکال کر مجھے یہ دعوت نہ دیں کہ ہم آپ کو اپنا امیر بنانے کے لئے تیار ہیں۔ اس وقت تک میں کسی کو اپنا مونہہ نہ دکھاؤں گا۔ تو چاہیئے کہ تمام کے تمام مسلمان ہزار کام چھوڑ کر بھی اسکی تلاش میں نکل کھڑے ہوں۔ اور جب تک اسے پا نہ لیں۔ چین سے نہ بیٹھیں۔ اور جب تک اسے امیر نہ بنا لیں اس کا پیچھا نہ چھوڑیں لیکن اگر وُہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ایسا کوئی انسان ہندوستان چھوڑ ساری دُنیا میں بھی موجود نہیں۔ تو پھر آزمودہ را آزمودن کی سعیٔ لاحاصل میں کیوں مصروف ہیں۔

اگرچہ ان کا اس وقت کا ناکام تجربہ بجائے خود اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ان میں اس پایہ کا کوئی انسان نہیں ہے۔ اور نہ انہیں بحالاتِ موجودہ میسر آسکتا ہے۔ مگر وُہ اپنی زبانی بھی یہی کہہ رہے ہیں چنانچہ روزنامہ "حمایت" (۴ مئی) "افتراق کا لاعلاج مرض" کے عنوان سے لکھتا ہے۔

"ہمیں افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا پڑتا ہے۔ کہ مسلم زعماء اور مسلم جماعتوں کے درمیان جو اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کا منشا از قبیل معمائے شش ہے۔ کیونکہ ان میں ذاتی اغراض اور باہمی کدورتوں۔ اور رقابتوں کا بھی بہت زیادہ دخل ہے۔ ہر مقتدر مسلمان زعیم (الا ماشاء اللہ) اس بات کا آرزومند ہے۔ کہ تمام مسلمانانِ ہند اسے مسولینی۔ ہٹلر۔ اور سٹیلن کی طرح ڈکٹیٹر تسلیم کر لیں۔ اور اسے سیاہ و سپید کا اختیارِ کلی دے دیں"۔

گویا یہ قطعاً محال ہے۔ کہ مسلمانوں کو اپنے میں سے کوئی ایسا شخص مل سکے۔ جو امیر بننے کی اہلیت رکھتا ہو۔ مسولینی۔ ہٹلر اور سٹالین کے ثانی بننے کے خواہش مند تو بہت ہیں۔ مگر اسلام نے ایک امیر۔ ایک امام اور ایک دینی راہنما کے لئے جو فرائض رکھے ہیں۔ ان کو بجا لانے والا کوئی بھی نہیں۔ یہ حالت ہے۔ تو پھر کس برتے پر مسلمان کوئی امیر پالینے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور کیوں سابقہ تجربہ سے جس کا ذکر "حمایت" نے بہ الفاظ ذیل کیا ہے۔ سبق حاصل نہیں کرتے۔

معاصر موصوف لکھتا ہے:۔

"ملت میں اس تنظیم و اتحاد کا فقدان ہے۔ جس کے نتیجہ میں کوئی حقیقی اور مؤثر امارت معرضِ وجود میں آسکتی ہے۔ اس تنظیم و اتحاد کے بغیر کوئی امیرِ ملت منتخب کر بھی لیا جائے۔ تو اس کی امارت کا وُہی حشر ہوگا۔ جو مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی امارت۔ اور ان کے بعد حضرت پیر سید جماعت علی شاہ نقشبندی محدث علی پوری کی امارت کا ہوا۔ ثانی الذکر امارت کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ پیر صاحب صرف تحریک مسجد شہید گنج کے عارضی امیر بنائے گئے تھے۔ اس لئے ان کی امارت اولین قائدین تحریک کی رہائی کے بعد خود بخود ختم ہو گئی۔ کیونکہ آب آمد تیمم برخاست لیکن مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری تو انجمن خدام الدین کے اجلاس میں جہاں مسلمان ہزاروں کی تعداد میں جمع تھے۔ اور جہاں کثیر التعداد مقتدر علماء و زعماء شریک تھے باقاعدہ امیر منتخب کئے گئے۔ خود شیخ الحدیث حضرت سید انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اور غالباً مولانا ظفر علی خاں نے بھی ان کی امارت کو قبول کر لیا تھا۔ لیکن بعد میں کیا ہوا۔ تحریک مسجد شہید گنج کا سیلابِ عظیم مجلس احرار ہند کے اقتدار کے ساتھ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی امارت کو بھی خس و خاشاک کی طرح بہا لے گیا۔ اور آج سوائے قلیل الانفار احراریوں کے مسلمانوں کا کوئی طبقہ انہیں امیر شریعت تسلیم نہیں کرتا"۔

گویا یہ امارتیں نہ صرف نہایت ناکام ثابت ہوئیں۔ بلکہ مسلمانوں کے لئے مزید افتراق اور انشقاق کا موجب بن گئیں۔ کیونکہ اب یہ ناممکن ہو گیا ہے۔ کہ وُہ نام نہاد امارت سے خود دستبردار ہو جائیں۔ یا ان کے ہوا خواہ ان کی امارت کا ڈھول پیٹنے سے باز رہیں۔

غرض مسلمان ایک طرف تو اس بات کا تجربہ کر چکے ہیں۔ کہ جس جس کو انہوں نے امارت یا امامت کا درجہ دیا ہے۔ وُہ ان کے لئے وبالِ جان ثابت ہوا ہے۔ اور دوسری طرف وُہ یہ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ جب تک کسی ایک انسان کے ہاتھ پر جمع نہ ہونگے۔ اس وقت تک ادبارِ زمانہ سے بچ نہیں سکیں گے۔ یہ صورتِ حالات خود ظاہر کر رہی ہے۔ کہ قوموں میں زندگی کی روح پھونکنے والے اور روحانیت پیدا کرنے والے مصلح لوگوں کے بنانے سے نہیں بنا کرتے۔ بلکہ وُہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی مبعوث ہوا کرتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اسی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ جب تک مسلمان آپ کے جھنڈے کے نیچے جمع نہ ہونگے۔ ان میں کبھی اتحاد اور تنظیم پیدا نہ ہوگی۔

ہندو اور سکھ کیوں مسٹر جناح اور احرار کا ساتھ دے رہے ہیں

سکھ لیڈر گیانی شیر سنگھ نے ایک بیان شائع کیا ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مسٹر جناح اور احرار کی تائید و حمایت کرنے والے ہندو اور سکھ اپنے سامنے کیا مقصد رکھتے ہیں۔ گیانی صاحب کا بیان ہے۔ کہ بعض ہندو اور سکھ بھائی فرماتے ہیں۔ کہ پنجاب میں ہم مسٹر جناح کی پارٹی کا ساتھ دیں گے۔ اور اس طرح مسلم راج کے حامی سر فضل حسین کی طاقت ختم ہو جائے گی"۔

گویا ان کی غرض یہ ہے۔ کہ مسٹر جناح کی پالیسی پر چل کر اور احرار کی امداد کر کے سر فضل حسین کو اس لئے شکست دی جائے۔ کہ پنجاب میں مسلمانوں کو اپنے حقوق حاصل نہ ہو سکیں اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو اور سکھ احرار کو اپنا آلۂ کار بنائے ہوئے ہیں۔ مگر احرار ہیں۔ کہ اس شرمناک غداری پر بھی نہیں سمجھتے۔ گیانی صاحب نے ہندو اور سکھ لیڈروں سے کہا ہے۔ کہ کسی مرکزی مقام پر بیٹھ کر غور کریں۔ کہ موجودہ انتخابات میں کس طرح وُہ فرقہ وارانہ فیصلہ کی مخالفت کو حقیقی معنوں میں زندہ رکھ سکتے ہیں۔ اس ہندو سکھ اتحاد کو دیکھ کر ان مسلمانوں

ڈاکٹر اقبال کی طرف سے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے مدلل مضامین کا جواب دینے کی ناکام کوشش

برٹش امپیریل ازم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۹)

مسلمانوں کی موہوم امیدیں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق دنیائے اسلام ایک عرصہ دراز سے مسیح موعود کی بعثت کے لئے چشم براہ تھی۔ مگر غلط عقائد اور بے جا امیدوں کی وجہ سے آسمان کی طرف اپنی نگاہیں اٹھائے انتہائی بے تابی کے ساتھ اس امید میں اپنے دن گزار رہی تھی۔ کہ کب حضرت مسیح بادلوں سے فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ دھرے نازل ہوں۔ غلط اندیش لوگ خیال کرتے تھے کہ حضرت مسیح دنیا میں آتے ہی قتل و خونریزی کا بازار گرم کر دیں گے۔ مسلمانوں کے بعض مشہور عالم بھی اس غلط فہمی کا شکار ہو چکے تھے۔ کہ مسیح موعود تلوار کا دھنی ہوگا۔ اور روئے زمین کے تمام کفار کو تہ تیغ کر دے گا چونکہ حکومت اور سلطنت زشت کرداری کی وجہ سے مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلی جا رہی تھی۔ اس لئے دنیوی حکومتوں کا خواب دیکھنے والے سمجھتے تھے۔ کہ مسیح موعود آکر انہیں تخت شاہی پر بٹھا دے گا۔ نیز چونکہ مسلمانوں میں سے اکثر کی قوت عملیہ مردہ ہو گئی تھی۔ اور وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہنا ہی منتہائے حیات سمجھ رہے تھے۔ اس لئے بعض ان تصورات سے مسرت و انبساط کی لہر اپنے قلب میں اٹھتی ہوئی محسوس کرتے۔ کہ مسیح موعود سیم و زر اور لعل و جواہر کے ڈھیر ان کے سامنے لگا دے گا۔ اور اس کے آتے ہی ایسا انقلاب دنیا میں برپا ہوگا۔ کہ چشم زدن میں مسلمان اوج رفعت پر جلوہ فگن ہو جائیں گے۔

علامات مسیح موعود

ایک طرف ان خیالات کو دیکھئے۔ اور دوسری طرف یہ دیکھئے کہ کیا اسلام اسی رنگ میں مسیح موعود کی بعثت کا نقشہ پیش کرتا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ مسیح موعود کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اس کے دم سے کافر مریں گے۔ وہ صلیبوں کو پاش پاش کرے گا۔ خنازیر صفت لوگوں کو ختم کرے گا۔ پھر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مسیح موعود کثرت سے مال تقسیم کرے گا۔ مگر لوگ اسے لینے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ نیز آپ نے اس امر کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ کہ مسیح موعود دجال کا مقابلہ کرے گا۔ اور اسے ایسی شکست دے گا۔ کہ دوبارہ اسے سر اٹھانے کی تاب نہ رہے گی۔ لیکن وہ لوگ جو اسلام کی تعلیم پر نگاہ غائر رکھنے کے عادی ہیں۔ جو بات کی تہ تک پہونچتے اور رد نکات سے بہرہ ور ہیں۔ جو خدا اور اس کے رسول کی پیشگوئیوں کے رموز۔ فلسفہ اور گہرائیوں کو جانچتے ہیں۔ جو مجاز کی بجائے حقیقت کی تلاش میں سرگردان رہتے۔ اور لفظوں کی بجائے معانی کا تتبع کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئیاں اپنے اندر معرفت کا ایک بحر بے پایاں رکھتی ہیں۔ چنانچہ آپ کا یہ فرمان کہ مسیح موعود کے دم سے کافر مریں گے۔ اس حقیقت کو منکشف کرتا تھا۔ کہ مسیح موعود کی دعا اس کے مخالفین کے سینہ میں تیر قضا بن کر اترے گی۔ پھر آپ کا یہ فرمان کہ مسیح موعود صلیبوں کو پاش پاش کرے گا۔ عقیدہ نصرانیت کی بیخ کنی پر دال تھا۔ آپ کا یہ فرمان کہ مسیح موعود خنزیر کو قتل کرے گا۔ خنازیر صفت دشمنان اسلام کی سرکوبی کی طرف اشارہ تھا۔ پھر آپ کا یہ فرمان کہ مسیح موعود کثرت سے مال تقسیم کرے گا۔ ان روحانی معارف و نکات کی ارزانی کا پتہ دے رہا ہے۔ جن کا مسیح موعود کے ذریعہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں کتابوں رسالوں اخباروں تقریروں اور دیگر بیسیوں قسم کی تحریروں کے ذریعہ پھیلنا مقدر تھا۔ اسی طرح آپ کا یہ فرمان کہ مسیح موعود دجال کا مقابلہ کرے گا کسی ظاہری جنگ و جدل کی طرف اشارہ کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ اس روحانی مقابلہ کی پیشگوئی کا حامل ہے۔ جو مسیح موعود کو آخری زمانہ میں شیطان سے پیش آنا تھا۔ اور جس کے نتیجہ میں اس کے لئے ابدی ہلاکت مقدر ہو چکی ہے۔

ڈاکٹر "اقبال" کے دو عجیب عقائد

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں روحانی اسرار اور حقائق پر مشتمل ہیں۔ مگر سطحی نظر سے دیکھنے والے مسلمان جن میں ڈاکٹر اقبال بھی باوجود دعوائے علمیت شامل ہیں۔ ان کو نہ سمجھ سکے۔ اور ڈاکٹر اقبال کو اس ضمن میں دو عجیب عقائد تراشنے پڑے ان کا پہلا عقیدہ جس کی تردید ہر مسلمان انتہائی جوش کے ساتھ کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ اور جو کسی صورت میں بھی قابل پذیرائی نہیں یہ ہے کہ آمد مسیح کے عقیدہ کا منبع نعوذ باللہ اسلامی تعلیم نہیں۔ بلکہ مجوسی ذہنیت ہے۔ یہ اس قدر دور از حقیقت اعتراض ہے۔ کہ سمجھ میں نہیں آتا۔ ایک مسلمان کہلانے والے کے مونہہ سے اس قسم کے الفاظ نکل کس طرح سکتے ہیں۔ جبکہ واقعہ یہ ہے کہ اسلامی پیشگوئیوں کا اہم ترین باب حضرت مسیح کی آمد ثانی کی خبروں پر ہی مشتمل ہے۔ اور ان کا انکار نہ صرف جمہور مسلمانان عالم کے اجماع کا انکار ہے۔ بلکہ اسلام کے ایک بہت بڑے حصہ کو چھوڑ دینے کے مرادف ہے۔

دوسرا عقیدہ جس کا اظہار انہوں نے اپنے اس مضمون میں کیا ہے۔ یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کی یہ توجیہات جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔ یوروپین امپیریل ازم کے اثر کا نتیجہ ہیں

اسلام کے مسائل مہمہ

ڈاکٹر اقبال اپنے اس دعوے کے ثبوت میں بیان کرتے ہیں۔ کہ ۱۷۹۹ء میں جب سلطان ٹیپو کا سانحۂ ارتحال پیش آیا ہندوستان میں مسلمانوں کے سیاسی وقار کی توقعات کا خاتمہ ہو گیا۔ اور اسلام کی سیاسی تباہی اپنی حد انتہا تک پہونچ گئی۔ لیکن انہی تباہ کاریوں کی راکھ سے موجودہ اسلام اور اس کے مسائل مہمہ نمودار ہو گئے۔ وہ مسائل مہمہ بالفاظ ڈاکٹر اقبال حسب ذیل ہیں۔

۱۔ کیا اسلام میں خلافت کا مفہوم ایک مذہبی ادارہ ہے۔ اس معاملہ میں مسلمانان ہند اور باقی عالم اسلام کا خلافت ترکیہ سے کیا تعلق ہے۔

۲۔ کیا ہندوستان دار الحرب ہے یا دار الاسلام اسلام میں اصول جہاد کا حقیقی مطلب کیا ہے

۳۔ قرآن پاک کی آیات میں منکم۔ اطاعت خدا اطاعت رسول اور اولی الامر کے معانی کیا ہیں۔

۴۔ ظہور مہدی کے متعلق رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کا کیا مطلب ہے

ڈاکٹر اقبال یہ چار مسائل پیش کر کے کہتے ہیں چونکہ اس قسم کے سوالات کا تعلق بدیہی طور پر مسلمانان ہند سے تھا۔ اس لئے یوروپین امپیریل ازم کو جو اس وقت دنیائے اسلام میں نہایت تیزی کے ساتھ داخل ہوتا جا رہا تھا۔ اس معاملہ میں بے حد دلچسپی تھی۔ لیکن چونکہ ان عقائد کو جو صدیوں سے ہندوستان میں عوام کا "لاشعور" کا سرمایۂ حیات بنے ہوئے تھے۔ فلسفہ کی وساطت سے مغلوب کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کے حد درجہ مذہب پرست طبقات پر حکم خداوندی کے علاوہ کوئی چیز فاص طور پر اثر نہیں رکھتی۔ اس لئے "ضروری تھا کہ ان عقائد کو الہام کی مدد سے تبدیل کیا جائے۔" چنانچہ ڈاکٹر اقبال سمجھتے ہیں۔

"مرزائیت نے وہ الہامی بنیاد پیدا کر دی۔ اور مرزائیوں کو خود اس بات کا دعوے ہے۔ کہ انہوں نے اس کے ذریعہ سے برٹش امپیریل ازم کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے"

ڈاکٹر اقبال کی احرار سے ہمنوائی

ڈاکٹر اقبال کی یہ دلیل جسے وضاحت کے ساتھ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے

کہ (۱) خلافت ترکیہ سے تعلق (۲) جہاد بالسیف (۳) غیر مسلم حکومت کی اطاعت نہ کرنا۔ اور (۴) خونی مہدی کا انتظار۔ یہ چار باتیں چونکہ برٹش امپیریلزم کے ضعف کا موجب بن سکتی تھیں۔ اور وُہ فلسفہ کی وساطت سے انہیں مغلوب نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے اس نے ضروری سمجھا۔ کہ ان عقائد کو الہام کی مدد سے تبدیل کرے۔ کیونکہ مسلمانوں کے حد درجہ مذہب پرست طبقات پر حکیم غداوندی کے علاوہ کوئی چیز خاص اثر نہیں رکھتی"۔

اس کے بعد گو وُہ کھلے طور پر نہیں کہہ سکے مگر دبی زبان میں یہ کہکر کہ "مرزائیت نے وُہ الہامی بنیاد پیدا کر دی" اور یہ کہ "مرزائیوں کو خود اس بات کا دعوےٰ ہے۔ کہ انہوں نے اس کے ذریعہ سے برٹش امپیریلزم کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے" وہی اعتراض دوہرایا ہے۔ جو احرار آج کل شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر کرتے ہیں۔ یعنی یہ کہ جماعت احمدیہ کو حکومت نے مسلمانوں میں نفاق ڈالنے۔ ان کو کمزور اور متنزل کرنے اور ان سے جہاد بالسیف کی رُوح مٹانے کے لئے کھڑا کیا ہے:۔

ڈاکٹر اقبال کے ان پیش کردہ مسائل کے متعلق اسلام کی صحیح اور حقیقی تعلیم بیان کرنے سے پیشتر یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ احمدیت اور برٹش امپیریلزم کے باہمی ارتباط کا وُہ افسانہ جو ان کے پراگندہ دل۔ اور پراگندہ دماغ نے محض اس بغض و حسد کا شکار ہونے کی وجہ سے تراشا جو انہیں احمدیت سے ہے۔ اور جو آنکھوں پر انہیں انگاروں پر لوٹائے رکھتا ہے۔ اس کی کسی قدر قلعی کھول دی جائے اور بتایا جائے۔ کہ یہ اعتراض کس قدر دور از واقعیت ہے:۔

حضرت مسیح موعودؑ پر باغی ہونے کا اعتراض

وُہ لوگ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ سے واقفیت رکھتے ہیں۔ جانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دعوٰی ماموریت کیا۔ تو مخالفین سلسلہ نے جہاں رعایا کے قلوب کو آپ سے متنفر کرنے کی پوری کوشش کی۔ وہاں حکومت کو بھی یہ کہکر آپ کے خلاف بھڑکایا۔ کہ یہ حکومت کا باغی ہے۔ اس اعتراض کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعض کتب میں ذکر فرماتے ہوئے حکومت کے ذمہ وار ارکان کو یقین دلایا۔ کہ یہ سراسر جھوٹی رپورٹیں ہیں۔ جو ان تک پہونچائی جاتی ہیں۔ چنانچہ ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لفٹنٹ گورنر پنجاب کو ایک مکتوب ارسال فرمایا۔ جس میں لکھا:۔

"مجھے متواتر اس بات کی خبر ملی ہے۔ کہ بعض حاسد بد اندیش جو بوجہ اختلاف عقیدہ۔ یا کسی اور وجہ سے مجھ سے بغض اور عداوت رکھتے ہیں۔ یا جو میرے دوستوں کے دشمن ہیں۔ میری نسبت اور میرے دوستوں کی نسبت خلاف واقعہ امور گورنمنٹ کے معزز حکام تک پہونچاتے ہیں۔ اس لئے اندیشہ ہے۔ کہ ان کی ہر روز کی مفتریانہ کارروائیوں سے گورنمنٹ عالیہ کے دل میں بدگمانی پیدا ہو کر وُہ تمام جانفشانیاں پچاس سالہ میرے والد مرحوم میرزا غلام مرتضےٰ۔ اور میرے حقیقی بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی جن کا تذکرہ سرکاری چٹھیات اور سر لیپل گریفن کی کتاب تاریخ رئیسانِ پنجاب میں ہے۔ اور نیز میری قلم کی وُہ خدمات جو میرے اٹھارہ سال کی تالیفات سے ظاہر ہیں۔ سب کی سب ضائع اور برباد ہو جائیں۔ اور خدانخواستہ سرکار انگریزی اپنے قدیم وفادار اور خیر خواہ خاندان کی نسبت کوئی تکدر خاطر اپنے دل میں پیدا کرے" (تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۱۹-۲۰)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دعوٰی ماموریت فرمایا۔ تو مخالفین نے آپ کو از راہ افترا پردازی حکومت انگریزی کا مخالف اور معاند ظاہر کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اور گورنمنٹ کے اس قدر کان بھرے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ ذمہ وار حکام کو توجہ دلائیں۔ کہ یہ باتیں سراسر جھوٹی۔ اور صداقت سے معرا ہیں:۔

متوازی حکومت قائم کرنے کا الزام

اس پر کچھ زمانہ گذرا۔ تو اب احرار نے اس شور سے آسمان سر پر اٹھا لیا کہ جماعت احمدیہ حکومت انگریزی کے مقابلہ میں ایک متوازی حکومت قائم کر رہی ہے۔ اور اس کا منشا حکومت انگریزی کا تختہ الٹنا ہے۔ حتیٰ کہ ایک عدالت نے اپنا راستہ چھوڑ کر احرار کی ہمنوائی اختیار کرتے ہوئے کہدیا کہ جماعت احمدیہ ایک متوازی حکومت قائم کر رہی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ میں مخالفین آپ کے متعلق یہ کہتے کہ آپ حکومت برطانیہ کے دشمن اور باغی ہیں وہاں احرار اب بھی یہی کہہ رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ ایک متوازی حکومت قائم کر رہی ہے۔ اور اس پر انہیں اس قدر ناز ہے کہ مسٹر کھوسلہ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کو انہوں نے ہزاروں کی تعداد میں شائع کیا۔ پھر احرار کی اس شورش کا یہ بھی نتیجہ نکلا۔ کہ بعض حکام بھی اس سے متاثر ہو گئے۔ اور جماعت احمدیہ کو علے الاعلان اذیتیں پہونچائی جا رہی ہیں۔ مگر کوئی شنوائی نہیں ہوتی:۔

کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے متعلق جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ یہ حکومت کا خود کاشتہ پودا ہے۔ یا برٹش امپیریلزم نے اپنے مفاد کے لئے جماعت احمدیہ کی صورت میں وُہ الہامی بنیاد پیدا کر دی۔ جس سے مسلمانوں کو کمزور کیا جا سکا حد درجہ کا شرمناک جھوٹ اور بے بنیاد افترا ہے:۔

عیسائیت کی دھجیاں کس نے اڑائیں

پھر غور کیجئے۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں اگر کسی نے عیسائیت کا کامیاب مقابلہ کیا۔ اس کے مایہ ناز عقائد کی حقیقت ظاہر کی اور اس کی تعلیم کو ناقابلِ عمل اور ناقص ثابت کیا۔ تو وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی وجود ہے۔ آپ کی بعثت سے پیشتر عیسائیت اسلام کو کھائے چلی جا رہی تھی۔ مگر آج اسلام عیسائیت کو کھا رہا ہے اس وقت مسیحی مناد مسلمانوں پر غالب تھے مگر آج عیسائی پادری احمدیوں کا نام سُنکر گھبراتے۔ اور ان سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے۔ یہ نقشہ جس نے پلٹا۔ یہ انقلاب جس نے پیدا کیا۔ اور یہ نظارہ جس نے دکھایا۔ وُہ وُہی اسلام کا خادم جری اللہ فی حلل الانبیاء ہے جس کے متعلق ڈاکٹر اقبال یہ کہتے ہوئے ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ کہ اس کے وجود سے برٹش امپیریلزم کو تقویت پہونچی۔

ڈاکٹر اقبال کے سطحی معلومات

افسوس ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے اس ضمن میں جماعت احمدیہ کے جن اعتقادات کو برٹش امپیریلزم کی تقویت کا باعث قرار دیا۔ ان کے متعلق بھی اُن کے معلومات نہایت سطحی ہیں۔ اور انہیں یہ معلوم نہیں۔ کہ درحقیقت اسلام۔ اور قرآن ان مسائل کے باب میں وُہی تعلیم دیتا ہے۔ جو جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے۔ اس صورت میں برٹش امپیریلزم کو تقویت دینے کا الزام جماعت احمدیہ پر عائد نہیں ہوتا۔ بلکہ صحیح الفاظ میں اگر کچھ کہا جا سکتا ہے۔ تو یہ کہ جماعت احمدیہ نے اسلامی تعلیم کا دوبارہ احیاء کیا۔ اور اس امر کی کچھ پرواہ نہ کی۔ کہ ڈاکٹر اقبال ایسے علوم دینیہ سے نابلد اشخاص اس کے متعلق کیا کہیں گے:۔

اسلام میں خلافت کا مفہوم

ڈاکٹر اقبال کے نزدیک جو مسائل بہمہ ۱۷۹۹ء کی ہنگامہ خیز تباہ کاریوں کی راکھ سے پیدا ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ تھا۔ کہ اسلام میں خلافت کا مفہوم کیا ہے۔ اور مسلمانانِ عالم کا خلافت ترکیہ سے کیا تعلق ہے۔ خلافت ترکیہ کی قبا چونکہ ایک عرصہ سے خود مسلمانوں کے ہاتھوں تار تار ہو چکی ہے۔ اس لئے اب اس کا ذکر فضول ہے۔ اور نہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ خلافتِ ترکیہ سے مسلمانانِ عالم کا کیا تعلق ہے۔ ہاں یہ امر قابلِ غور رہ جاتا ہے۔ کہ اسلام میں خلافت کا مفہوم کیا ہے۔ اس غرض کیلئے جب ہم اسلامی تعلیم پر غور کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے نزدیک روحانی خلافت کا دور اس وقت شروع ہوتا ہے جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک روحانی مصلح اصلاح خلق کے لئے مبعوث کیا جاتا ہے جیسا کہ یہ حدیث کہ اللہ تعالےٰ ہر صدی کے سر پر تجدید اسلام کے لئے مجدد مبعوث کیا کرے گا۔ بتاتی ہے۔ کہ روحانی خلافت کا قیام اللہ تعالےٰ کے ارادہ اور اس کی مشیت پر منحصر ہوتا ہے۔ اور چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانہ میں اسلام کی بر [illegible]

اس لئے آپ نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی۔ کہ اس وقت مسیح موعود مبعوث ہو کر ایمان کو ثریا سے واپس لائے گا۔ گویا مسیح موعود سلطنت روحانیہ کا تاجدار ہوگا۔ اور اس کے ذریعہ پھر دنیا میں خلافت کا سلسلہ قائم کیا جائے گا۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔

اسلامی حکومت کا نقشہ

اس خلافت روحانیہ کے ماسوا ایک ظاہری اسلامی حکومت بھی ہوتی ہے۔ جسے روحانی خلافت تو نہیں کہا جا سکتا۔ ہاں اسلامی حکومت کہا جا سکتا ہے۔ ان دونوں کا طریق انتخاب قریباً یکساں ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان اللہ نعما یعظکم بہ۔ ان اللہ کان سمیعاً بصیراً میں متعدد امور اس کے متعلق بیان فرماتا ہے۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ حاکم بنانا پبلک کے اختیار میں ہے۔ ورثہ کے ذریعہ سے کوئی شخص حاکم نہیں بن سکتا۔ دوسرا امر یہ بتایا کہ حکومت کے حقوق ایک قیمتی چیز ہیں۔ پس کسی ایسے شخص کے سپرد نہیں کرنے چاہئیں۔ جو اس کا اہل نہ ہو۔ تیسرا حکم یہ دیا۔ کہ بادشاہ کو چاہیئے وہ حکومت کو امانت خیال کرے۔ کیونکہ وہ کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں۔ بلکہ بحیثیت مجموعی جماعت اس کی مالک ہے۔ چوتھا حکم یہ دیا۔ کہ حکام کو چاہیئے۔ کہ دوران حکومت میں لوگوں کے حقوق کو پورے طور پر ادا کریں۔ اور کسی قسم کا فساد پیدا نہ کریں۔ غرض اسلام یہ حکم دیتا ہے۔ کہ مسلمان ملک ایک ایسے شخص کو جسے وہ اس کام کا اہل سمجھیں منتخب کریں۔ اور حکومت کی باگ اس کے ہاتھ میں دیں۔ اس کا انتخاب ساری عمر کے لئے ہوتا ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی ساری عمر ملک کی بہتری کے لئے صرف کر دے۔

سلسلہ احمدیہ ہی صحیح اسلامی خلافت کا حامل ہے

موجودہ زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمانان عالم میں سے اگر کوئی جماعت ایسی ہے۔ جس میں صحیح معنوں میں اسلامی خلافت پائی جاتی ہے۔ تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ یہی وہ جماعت ہے۔ جو اعتقاد رکھتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی اصلاح کے لئے قادیان کی مقدس سرزمین میں مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ کا نبی اور رسول ہے۔ پھر آپ کی وفات کے بعد خدا تعالیٰ نے خلافت کا سلسلہ شروع کیا۔ جس پر وہ صدق دل سے ایمان رکھتی اور اس کے ساتھ وابستگی قومی حیات اور ارتقا کے لئے نہایت ہی ضروری سمجھتی۔ بلکہ یقین رکھتی ہے۔ کہ خلافت کا انکار انسان کو فاسق بنا دیتا ہے۔ لیکن باقی مسلمان بالکل ان بھیڑوں کی مانند ہیں۔ جن کا کوئی گلہ بان نہ ہو۔ وہ پراگندگی اور تشتت کا شکار ہیں۔ ان میں کوئی واجب الاطاعت امام نہیں۔ وہ لاکھوں اور کروڑوں ہونے کے باوجود اغیار کے مقابلہ کی قطعاً تاب نہیں رکھتے لیکن جماعت احمدیہ تھوڑی ہونے کے باوجود دنیاوی بھاری اور ساز و سامان سے خالی ہونے کے باوجود با ساز و سامان قوموں پر خدا تعالیٰ کے فضل سے غالب ہے۔ جماعت احمدیہ کی یہ ترقی اور اس کے مخالفین کا یہ تنزل اور جمود کیوں ہے اسی لئے کہ جماعت احمدیہ نبوت کا زمانہ پانے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے برکات خلافت سے مستفیض ہو رہی ہے۔ اور دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی جا رہی ہے۔ مگر مسلمان اس نعمت سے تہی دست اور محروم ہیں۔ پھر کیا یہ اس امر کا واضح ثبوت نہیں۔ کہ خلافت کے متعلق جماعت احمدیہ کا جو نظریہ ہے۔ وہی صحیح اور درست ہے۔ اگر ہے تو ہمیں تعجب ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے کس عقل و سمجھ کے ماتحت اسی پوچ اور ہیچ قسم دیگر مسائل پر ایمان رکھنا برٹش امپیریل ازم کی تقویت کا باعث سمجھا۔ بجائیکہ اس سے تقویت اگر ہوتی ہے تو مسلمانوں کی اور ترقی اگر نصیب ہوتی ہے تو امت محمدیہ کو۔

قادیان سے میڈرڈ دار السلطنت سپین میں

میڈرڈ ۵ اپریل۔ میں یکم فروری کو قادیان سے روانہ ہو کر ۱۰ مارچ کو میڈرڈ پہونچا۔ کولمبو تک احباب جماعت ہائے احمدیہ نے مختلف سٹیشنوں پر الوداع کہا۔ اور دعائیں فرمائیں۔ امرتسر۔ دہلی اور کولمبو کے دوستوں نے مجاہدین کے فوٹو لئے۔ حیدرآباد سے مدراس تک ایک مدراسی نوجوان کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ یہ میرا پہلا موقعہ تھا۔ کہ انگریزی میں برابر چھ گھنٹے تک سلسلہ کے متعلق گفتگو کی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے توفیق بخشی۔ مدراسی نوجوان کا نام محمد یعقوب تھا۔ قرآن کریم پڑھا ہوا تھا۔ مگر ترجمہ نہیں جانتا تھا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا ذکر سن کر چشم پرآب ہو گیا۔ اور خواہش ظاہر کی۔ کہ ضرور قادیان جاؤنگا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کے بعد مدراس میں تبلیغ احمدیت کا کام سرانجام دوں گا۔ اسکو انگریزی لٹریچر پڑھنے کیلئے دیا گیا۔

کولمبو سے جبرالٹر تک بھی متعدد اشخاص کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ جہاز کے کارکن اکثر ہندوستانی مسلمان تھے۔ بعض ہندو بھی تھے جو نہایت شریف طبع تھے۔ میں چونکہ ڈیک میں سفر کر رہا تھا۔ اور یہ سفر تکلیف دہ تھا۔ اس لئے انہوں نے ہر طرح مجھ سے ہمدردی کی۔ دو ہندو نوجوانوں کو جن میں سے ایک کا نام مسٹر باسو تھا۔ اور دوسرے کا نام مسٹر بنرجی ایسی طرح تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ اور ان کو بعض کتابیں بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ پہلے تو کہنے لگے ہمارا کوئی مذہب نہیں۔ مگر آہستہ آہستہ احمدیت کے مداح ہو گئے۔ اسی طرح چار انگریزوں کو جو جہاز کے کارکن تھے تبلیغ کی۔ اور سلسلہ کی خدمات۔ اور لنڈن مشن کی کامیابی کا ذکر ان سے کیا۔ ایک انگریز کو تحفہ شہزادہ ویلز پڑھنے کیلئے دیا۔ اور ایک۔ اور انگریزی پمفلٹ۔ اس نے پڑھنے کے بعد شکریہ ادا کیا۔ اور اسلامی عقائد کی تعریف کی مسلمان ملازموں میں سے ایک معمر شخص کو جو مونگھیر کا رہنے والا تھا تبلیغ کی۔ وہ بیعت کرنے کو تیار ہو گیا۔ مگر میں نے اس کو پوری طرح غور کرنے اور سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کی طرف متوجہ کیا۔ اپنے فارغ اوقات میں وہ ہمیشہ میرے پاس آکر بیٹھتا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور پیشگوئیوں کو بڑے اخلاص اور محبت سے سنتا۔ جہاز کے مسلمان ملازم قریباً پچاس تھے مگر نماز پڑھنے والے ان میں بہت تھوڑے تھے۔ بہتوں نے نماز پڑھنے کا وعدہ کیا۔ اور بعض نے شروع بھی کر دی۔

جبرالٹر سے الجسیراز پہونچا۔ تو کسٹم والوں نے میرے سامان کا معائنہ کرنا تھا۔ میرے بتانے پر کہ مسلمان ہوں۔ انہوں نے میری تمام چیزوں کو دیکھنے کی بجائے میری ہر بات پر اعتبار کر کے سامان کو جلدی جلدی پاس کر دیا۔ اور بڑی محبت سے پیش آئے۔ Algeciras سے Sevilla تک موٹر کے ذریعہ پہونچا۔ یہاں سٹیشن پر ایک پولیس مین سے گفتگو ہوئی جو انگریزی جانتا تھا۔ اس نے میری ہر طرح امداد کی۔ پھر میڈرڈ تک کسی سے گفتگو کا موقعہ نہ ملا۔ کیونکہ میں ان کی زبان نہیں سمجھتا تھا۔ میڈرڈ کے سٹیشن پر ایک ترجمان مل گیا۔ جو انگریزی جانتا تھا۔ اور مستعد نوجوان تھا۔ اس نے میری ہر طرح امداد کی۔ اور مکان وغیرہ کا انتظام کر دیا۔ اس کو سلسلہ کے متعلق تبلیغ کی۔ ایک پمفلٹ انگریزی پڑھنے کے لئے دیا۔ جس شخص کے مکان میں رہتا ہوں۔ وہ ایک نہایت شریف عمر آدمی ہے اس کا نام مسٹر مانوئیل ہے۔ وہ مجھے زبان بھی سکھلاتا ہے۔ اسلامی عقائد کی تعریف کرتا ہے اور عیسائیت سے سخت متنفر ہے۔ اس کے مکان میں بعض اور سپینش بھی رہتے ہیں۔ میں ان کو Spanish زبان میں تبلیغ کرتا ہوں۔ ایک سپینش لیڈی جس کا نام Maria ہے سے سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اس کا خاوند انگریز ہے۔ وہ انگریزی جانتی اور بولتی ہے سلسلہ کے لٹریچر سے اسلامی اصول کی فلاسفی اور "احمد" اور ایک پمفلٹ اس کو پڑھنے کے لئے دئیے۔ ان کو اس نے بہت پسند کیا۔ اور مجھ سے ہر طرح ہمدردی کا اظہار کیا۔ یہاں تک کہ ایک Dictionary مجھے دی ہے تا جلد جلد زبان سیکھ سکوں۔ شہر کے عجائبات میں سے اس وقت تک Nacional Museum میڈرڈ پارک اور ایک Palace دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ تینوں اپنی شان میں بے نظیر ہیں۔ جابجا بت نظر آتے ہیں۔ شرک کا بازار گرم نظر آتا ہے۔ لوگوں کا لباس امیرانہ ہے۔ شراب خوری سگریٹ نوشی اور دیگر بد عادات عام طور پر پائی جاتی ہیں۔ مذہب سے غافل ہیں۔ سیاسیات کی طرف زیادہ متوجہ ہیں۔ پہلے پریذیڈنٹ Alcala Zamora کو اس جرم میں کہ اس نے پارلیمنٹ توڑنے میں غیر مناسب اقدام کیا۔ برطرف کر کے اس کی بجائے Martinez Barrio کو عارضی پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا ہے۔ مستقل طور پر نہیں بلکہ عارضی۔ اس کے بعد باقاعدہ الیکشن ہونے پر مستقل طور پر پریذیڈنٹ مقرر ہوگا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ناچیز کو اس ملک میں کامیابی بخشے۔ [illegible] [illegible]

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

مختصر رپورٹ ماہ اپریل ۱۹۳۶ء

تبلیغ بذریعہ مجاہدین

تبلیغ بذریعہ مجاہدین حسب سابق تین مستقل مرکزوں میں جاری ہے۔ جن کی ہفتہ وار رپورٹیں دفتر تحریک جدید میں باقاعدہ آتی ہیں۔ مرکزوں میں تبلیغ کرنے والوں کی تعداد ۲۶ ہے۔ متفرق مقامات پر اپنے عزیز واقارب میں تبلیغ کرنے والوں کی تعداد ۳۰۸ ہے۔ ان کے علاوہ ایک کافی تعداد ایسے احباب کی ہے۔ جو اپنے طور پر تبلیغ کے لئے نکل گئے ہیں۔ اور کبھی کبھی ان کی طرف سے تبلیغی رپورٹیں بھی آتی ہیں۔ مجاہدین کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آجکل زمیندار لوگ فصل کی کٹائی کی وجہ سے گھروں پر نہیں ملتے۔ تو ان کو کھیتوں اور کھلیانوں میں جاکر تبلیغ کی جاتی ہے۔ لوگ ان کی باتوں کو شوق سے سنتے ہیں

تبلیغ بیرون ہند

دفعت کنندگان زندگی میں سے اس وقت تک ۱۴ مجاہدین ممالک غیر کو بھیجے جاچکے ہیں ان میں سے جو منزل مقصود پر پہونچ چکے ہیں اپنی ۲۴ گھنٹہ کی کارگزاری کی رپورٹ باقاعدہ دفتر تحریک جدید میں ارسال کرتے ہیں۔ جن کے ضروری اقتباسات وقتاً فوقتاً اخبار الفضل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ اسلام کے نام تک سے ناواقف ہے۔ خدا کے فضل سے ہمارے مجاہدین بعض دفعہ لگاتار کئی کئی دنوں کے فاقے کاٹ کر جنگل و بیابانوں کو چیر کر لوگوں کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کرتے ہیں۔ مغرب کی بڑی بڑی سوسائٹیوں میں جہاں اکل و شرب کے سوا اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ اسلام کی پاکیزہ تعلیم اور حضرت مسیح موعود کی آمد ثانی کی خوشخبری سناتے ہیں۔ خدا کے فضل سے کام نہایت تندہی سے ہو رہا ہے۔ اور اسلام کا مستقبل نہایت شاندار نظر آتا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ ان مجاہدین کی دینی اور دنیاوی کامیابیوں کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ اور جو ہمارے بھائی ابھی راستہ میں ہی ہیں۔ ان کی صحت اور ان کے بخیریت منزل مقصود پر پہونچ جانے کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ غیر ممالک کو جانے کے لئے ایک اور گروپ بھی تیار ہو رہا ہے جو مقررہ کورس کو ختم کرنے میں منہمک ہے۔ انشاء اللہ یہ بھی عنقریب روانہ ہونے والا ہے

تبلیغی ٹریکٹ

عرصہ زیر رپورٹ میں دفتر تحریک جدید کی طرف سے کوئی نیا ٹریکٹ شائع نہیں ہوا مختلف قسم کے ٹریکٹ دفتر ہذا میں موجود ہیں خواہشمند احباب حسب ضرورت منگوا سکتے ہیں ان ٹریکٹوں کی کم از کم قیمت یہ ہے۔ کہ جس قدر منگائے جائیں۔ انکی تقسیم عمدہ طور پر کیجائے۔ اور مستحق احباب تک انکو پہنچایا جائے

بورڈنگ تحریک جدید

طلباء بورڈنگ تحریک جدید کی نگرانی و تعلیم و تربیت کا کام حسب سابق ایک سپرنٹنڈنٹ اور تین ٹیوٹروں کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ وقتاً فوقتاً ہر ایک بورڈر سے دریافت کیا جاتا ہے۔ کہ اسے کسی قسم کی تکلیف تو نہیں ہے اثبات کی صورت میں اس کے ازالہ کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔ کھانے کے وقت ان کے نگران ان کے ساتھ بیٹھکر کھانا کھاتے ہیں۔ تا علاوہ آداب مجلس کی تعلیم کے کھانے کے نقائص کے متعلق بھی علم حاصل ہوتا رہے۔

خدا کے فضل سے تمام طلباء آپس میں بھائیوں کی طرح محبت و پیار سے رہتے ہیں۔ نمازوں اور درس قرآن مجید میں باقاعدہ شریک ہوتے ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک کافی تعداد طلباء کی تہجد گزار ہے۔ اس وقت طلباء کی کل تعداد ۱۰۷ ہے۔ جو روز بروز بڑھ رہی ہے۔

پراپیگنڈا

پراپیگنڈا کا کام بدستور بذریعہ پانچ اخبارات بزبان اردو - عربی - انگریزی اور سندھی جاری ہے۔ خدا کے فضل سے اپنے اپنے حلقہ اثر میں توقع سے زیادہ اچھا کام کر رہے ہیں

انسداد بیکاری

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بیکاری کو دور کرنے کے لئے دستکاری کا ایک سکول کھولا گیا ہے جس میں منتخب شدہ طلباء کو لکڑی اور لوہے کا کام سکھایا جاتا ہے۔ اس ماہ چمڑے کے کام کا بھی افتتاح کیا گیا ہے۔ فی الحال آٹھ طلبا کو انتخاب میں لیا گیا ہے۔ اس کام کے لئے لائق ماسٹروں کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ اپنے پاؤں کا ناپ بھیجکر اور دیگر امور بذریعہ خط و کتابت طے کر کے اپنے اور اپنے عزیزوں کے لئے بوٹوں کا آرڈر بھجوائیں۔ انشاء اللہ انکے حسب منشاء کام کیا جائے گا۔

خط و کتابت

عرصہ زیر رپورٹ میں دفتر تحریک جدید میں ۵۰۴ خطوط وصول ہوئے۔ اور ۴۶۵ جاری ہوئے۔

گزشتہ رپورٹوں کے ساتھ مقابلہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کام بفضلہ تعالیٰ سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ کارکنان تحریک جدید کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو کما حقہ اپنے فرائض کی ادائیگی کی توفیق بخشے ۔

(انچارج تحریک جدید - قادیان)

اخبار کیسری سری نگر کے خلاف قرارداد

انجمن احمدیہ سرینگر کا ایک غیر معمولی اجلاس آج مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء بوقت شام انجمن احمدیہ سرینگر کے دفتر میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز متفقہ طور پر پاس ہوئے:-

۱- یہ اجلاس اخبار کیسری سرینگر کے ان ناپاک حملوں پر اظہار افسوس کرتا ہے جو اس نے مسلمانوں کے مقدس مسئلہ الہام اور بانی جماعت احمدیہ پر مورخہ ۲۶ چیت سمت ۱۹۹۲ اور ۷ اربیاکھ سمت ۱۹۹۳ کے پرچوں میں کئے ہیں۔

۲- یہ اجلاس ہند و شرفا اور لیڈروں سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ ایڈیٹر کیسری کو اس قسم کی مذموم حرکات سے روکیں۔ جس سے ملک کے مختلف فرقوں کے درمیان منافرت پیدا ہو۔ اور ملک کا امن و اتحاد برباد ہو

۳- یہ اجلاس حکومت سے استدعا کرتا ہے۔ کہ حکومت ان ہر دو پرچوں کو ضبط کرے۔ اور ایڈیٹر کے خلاف قانونی کارروائی کر کے اس کو قرار واقعی سزا دے۔

۴- قرار پایا۔ کہ ان ریزولیوشنز کی نقول سری حضور مہاراجہ بہادر۔ وزیراعظم۔ گورنر کشمیر۔ انسپکٹر جنرل پولیس۔ حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ اور پریس کو روانہ کی جائیں ۔

خاکسار۔ خواجہ صدرالدین سیکرٹری انجمن احمدیہ سرینگر

عبدالوحید خلیلی کی بدزبانی کے خلاف صدائے احتجاج

۳ رمئی کو انجمن اسلامیہ راولپنڈی کے سالانہ جلسہ میں ایک شخص عبدالوحید خلیلی نے اپنی ایک مطبوعہ نظم بعنوان "مسلمان عورت" پڑھ کر سنائی۔ جس کے صفحات ۳ تا ۲۴ نہایت دلخراش سرتا پا غلط اور مخش الفاظ پر مشتمل ہیں۔ جن میں ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ذات مبارک پر نہایت رکیک حملے کئے گئے ہیں۔ اور احمدی مستورات کی عصمت پر نہایت بیباکانہ الزامات لگائے گئے ہیں۔ اس کے خلاف جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک ہنگامی اجلاس ۳ رمئی کو بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ جس میں امیر جماعت نے نہایت زوردار الفاظ میں جماعت کو پرامن رہنے کی تلقین کی۔ مابعد مولوی سعدالدین صاحب نے ان دل ہلا دینے والے اشعار کے متعلق تجویز کیا۔ کہ گورنمنٹ کے ذمہ وار حکام کے پاس ریزولیوشن بھیجکر مطالبہ کیا جائے۔ کہ کتاب مذکرہ بالا کو فوراً ضبط کر کے اس کے مصنف کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے۔ اس کے بعد میرزا احمد حسین صاحب۔ بابو عبدالرؤف صاحب۔ خاکسار محمد سعید اور چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نے تقاریر کیں۔ اور قرارداد باتفاق آراء پاس کی گئی ۔ (خاکسار محمد سعید ارشد۔ جنرل سیکرٹری۔ راولپنڈی)

احرار اور مسٹر جناح کا اتحاد

(از جناب سید حبیب صاحب)

احرار اور مسٹر جناح کی مصالحت کی خبر اب سر بازار رسوا ہو چکی ہے۔ اس گفتگو کی ابتداء دہلی میں ہوئی تھی۔ جہاں مسٹر جناح نے جماعت احرار کو مدعو کیا تھا۔ مجلس احرار کی طرف سے صدر جماعت مولانا حبیب الرحمٰن خان لودیانوی وہاں پہنچے۔ کہا جاتا تھا کہ احرار نے چودھری افضل حق صاحب کو بھی اس غرض سے نمائندہ منتخب کیا تھا۔ مگر وہ تشریف نہ لے گئے۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری ان دنوں دہلی میں موجود تھے۔ لہذا لازم ہے کہ موصوف نے بھی گفتگو میں حصہ لیا ہو۔ وہاں سے اطلاع شائع ہوئی تھی۔ کہ احرار نے مصالحت کے لئے تین شرائط پیش کی ہیں۔ جو اتحاد کے لئے لازمی ہیں۔

شرط اول یہ تھی۔ کہ احرار کا نصب العین آزادی کامل ہے۔ اور لیگ درجہ نو آبادیات کی حامی ہے۔ لہذا لازم ہے کہ مسلم لیگ مستقبل ہند کے متعلق احرار کے نظریہ کو قبول کرے دوسری شرط یہ تھی۔ کہ لیگ سے قادیانی عنصر کو خارج کر دیا جائے۔ اور تیسری شرط یہ تھی کہ تمام کام مجلس احرار کے سپرد کر دیا جائے۔ دنیا نے جب یہ شرائط سنیں۔ تو فیصلہ کیا۔ کہ یہ اتحاد ممکن نہیں رہا۔ مگر آج دنیا ششدر وحیران ہے۔ کہ نہ صرف یہ اتحاد ممکن ہو گیا ہے۔ بلکہ اب ایک حقیقت واقعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

لیکن میرے لئے احرار کی روش میں تغیر وجہ حیرت نہیں۔ دنیا میں

ایسے کو تیسا

ایک مسلمہ اور ناقابل انکار حقیقت ہے جناح صاحب نے خود بمبئی میں لیگ سے یہ قرارداد منظور کرائی تھی۔ کہ کسی مدمقابل سیاسی جماعت کا کوئی رکن لیگ کا ممبر نہ ہو سکے گا۔ اسی بنا پر لیگ کے متعدد پرانے کارکن نکال دیئے گئے۔ جن میں خاکسار کو بھی شمولیت کا فخر حاصل ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے۔ جس کو دہلی کے ہندو اخباروں نے یہ رنگ دے دیا۔ کہ سید حبیب کو چندے دینے کی وجہ سے لیگ سے خارج کر دیا گیا ہے۔

لیکن مسٹر جناح نے متحدہ مسلم کانفرنس کے ارکان کو لیگ سے خارج کیا۔ وہ احرار اور جمعیت العلمائے ہند کو خود مدعو کر کے لیگ میں شامل کیا۔ اس کے معنی کیا ہیں۔ اول یہ کہ وہ ان جماعتوں کو لیگ کی چوٹ کا نہیں جانتے اگر یہ سچ ہے۔ تو احرار اور علماء نے ہتک کو گوارا کر کے مسٹر جناح سے اتحاد عمل کیا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ مسٹر جناح اصول کو بالائے طاق رکھنے کے عادی ہیں۔ اور انہوں نے حسب عادت لیگ سے ایک فیصلہ کرانے کے بعد سب سے پہلے خود اس قانون کو توڑا ہے بہر کیف لیگ کے اس فیصلہ کی موجودگی میں کوئی خوددار جماعت مسلم لیگ کے ساتھ اتحاد نہیں کر سکتی تھی۔ اور لیگ کا جمعیت اور جماعت احرار سے اتحاد ان جماعتوں کے لئے وجہ تفاخر نہیں ہو سکتا۔

احرار نے بھی مسٹر جناح کی طرح اپنے اصول کو بالائے طاق رکھ کر لیگ سے تعلق پیدا کیا ہے۔ لیگ اپنے اصول پر قائم ہے۔ لہذا احرار کا یہ کہنا کہ وہ لیگ میں شامل ہو کر بھی آزادی کامل کے حامی ہیں۔ محض گپ ہے۔ اور دل کے بہلانے کا ایک اچھا بہانہ ہے۔ مگر احرار سے بہت پہلے جمعیت العلماء کے ناظم صاحب نے یہ قلابازی کھائی تھی۔ لہذا احرار کے لئے حجت شرعی موجود ہے۔ وہ کہہ سکتے ہیں کہ ؎

درش از مسجد سوئے میخانہ آمد پیر ما
چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما

قادیانی جماعت کے امیر نے مسٹر جناح کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ الگ جماعت نہ بنائیں بلکہ سر فضل حسین کے ساتھ مل کر کام کریں اس مشورہ کو مسٹر جناح نے قبول نہیں کیا۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ کوئی مرید قادیان لیگ کی طرف سے امیدوار انتخاب نہیں بنے گا مگر اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ لیگ میں جو قادیانی دوست اب موجود ہیں۔ وہ نکالے گئے ہیں۔ یا آئندہ اہل قادیان لیگ کے رکن نہ بن سکیں گے۔ لہذا احرار کی دوسری شرط بھی منظور نہیں ہوئی تیسری شرط متعلق حالات بتائیں گے کہ مسٹر جناح نے تمام عنان

حبشہ کے دارالسلطنت ادیس آبابا کی تباہی

ابی سینیا کے میدان جنگ میں ایک احمدی مجاہد

۵ مئی۔ کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اٹلی کی فوجوں نے شاہ ابی سینیا کو شکست دیدی ہے۔ اور شاہ نجاشی اپنی بیگم اور ولی عہد سمیت ایک انگریزی فوجی جہاز کے ذریعہ حیفہ فلسطین پہنچ گئے ہیں۔ ادیس آبابا میں نظام حکومت مکمل طور پر ٹوٹ چکا ہے۔ شہر میں لوٹ مار کا بازار گرم ہے۔ اکثر فلک بوس عمارتیں خود حبشیوں نے گرا دی ہیں۔ تاکہ اٹلی والوں کے ہاتھ نہ آئیں۔ شہر کے بہت سے حصوں کو آگ لگا دی گئی ہے۔ لوٹ مار کرنے والے بدمعاش گولی اور بندوق کے زور سے شہر کو لوٹ رہے ہیں۔ برٹش ایمبولینس یونٹ کے ایک ڈاکٹر کے دل پر گولی لگی۔ ایک امریکن ڈاکٹر کی بیوی گولی لگنے سے مر گئی۔ ملکہ نے شاہ نجاشی کو مشورہ دیا کہ اب انہیں حبشہ کو الوداع کہہ دینا چاہیئے۔ چنانچہ رات کے بارہ بجے شاہ حبشہ نے ملک چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا۔ اور اپنے محافظوں کو حکم دیا۔ کہ محل کا پہرہ ہٹا دیں۔ اور لوگوں کو اجازت دے دی۔ کہ محل میں اگر جو چیز چاہیں لے جائیں۔ ہزارہا مرد۔ عورتیں محل میں گھس گئیں اور جو کچھ کسی کے ہاتھ لگا اٹھا لیا۔ لوگ کپڑے چارپائیاں، فرنیچر اور اسلحہ کا بہت سا سامان لے کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ جس وقت شاہ حبشہ نے ملک چھوڑا ان کی آنکھوں میں سے آنسو جاری تھے۔ ملکہ بھی رو رہی تھی۔

مگر یہ خونی ڈرامہ جس کو شروع ہوئے ایک سال ہو گیا ہے۔ ابھی ختم نہیں ہوا۔ اور نہ معلوم آئندہ کیا کیا سیاسی پیچیدگیاں پیدا ہوں گی۔ یہ واقعات بتا رہے ہیں کہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا اصول غالب آگیا ہے اس واقعہ نے پرانے زمانہ کے ان واقعات کو پھر زندہ کر دیا ہے کہ طاقتور حکومتیں کمزور حکومتوں کو ہڑپ کر لیا کرتی تھیں۔ حبشہ میں اٹلی کی فتح۔ حبشہ کی شکست نہیں بلکہ جمعیتہ اقوام کی شکست ہے۔ امریکہ لیگ آف نیشنز میں پہلے ہی شامل نہیں۔ جاپان لیگ کو چھوڑ چکا ہے۔ دوسرے ملکوں میں بھی یہ خیال بسرعت پھیل رہا ہے کہ اس غیر مفید ادارے پر اس قدر خرچ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ حبشہ کی تباہی نے ثابت کر دیا کہ لیگ آف نیشنز ایک بے کار ادارہ ہے۔ لیگ نے اٹلی پر جو تعزیرات عاید کی تھیں وہ بالکل غیر مؤثر ثابت ہوئیں۔ باون حکومتیں لیگ آف نیشنز کی رکن ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی اتنی حکومتیں مل کر بھی حبشہ کو اس ظلم عظیم سے نہ بچا سکیں۔ ان باون ممالک میں ایسی طاقتور اقوام بھی شامل ہیں۔ جن کی بحری۔ بری اور فضائی قوت مسلمہ ہے۔ اگر مجلس اقوام کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ اس کا وجود دنیا میں قیام امن کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ اس دعویٰ کی سچائی ثابت کرنے کے لئے اٹلی کے اس ظلم عظیم کا اسے مزا چکھا دے۔

جس میدان میں آج کل یہ خونی ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے اس میں ایک احمدی مبلغ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت میں رکھے۔ تبلیغ اسلام کا جوش اسے کشاں کشاں حبشہ میں لے گیا۔ وہاں بین الاقوامی ریڈ کراس سوسائٹی میں شامل ہو گیا۔ اور نہایت جانفشانی سے مجروحین کی مرہم پٹی کرنے میں مصروف رہا اس نے اپنے ۵ اپریل کے خط میں لکھا ہے کہ ہم میدان جنگ سے ہٹ کر پیچھے آگئے ہیں۔ چونکہ اوزار اور مرہم پٹی کا سارا سامان ضائع ہو چکا ہے۔ اس لئے بے سروسامانی کی وجہ سے مریضوں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے سے قاصر ہیں۔ میدان جنگ سے ادیس آبابا پہنچنے میں ہمیں بیس دن لگے۔ تیرہ دن رات ہم پیدل چلتے رہے۔ سات دن لاریوں پر سفر کیا۔ پانچ اپریل کو ہم ادیس آبابا پہنچ گئے۔

چار ماہ تک میں ایسے مقام پر تھا جہاں سے کوئی خط و کتابت نہ ہو سکتی تھی۔ ریڈ کراس والوں نے خود حفاظتی کے لئے مجھے ایک ریوالور دیا ہوا ہے۔ چونکہ ہماری ڈاک سنسر ہوتی ہے نیز میں ایسی سوسائٹی کا ممبر ہوں۔ جس کے لئے غیر جانبدار رہنا ضروری ہے۔ اس لئے ملک

اندرونی سیاسیات کے متعلق کچھ نہیں لکھ سکتا۔

ایک دوسرے خط میں لکھا ہے۔ کہ میں پانچ ماہ سے دل ہلا دینے والے فرائض سرانجام دے رہا ہوں۔ اگر خدا کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو شدید محنت اور ناقابل بیان مصائب کی وجہ سے پاگل ہو جانا یقینی تھا۔ ابی سینیا میں کوئی گورنمنٹ ہسپتال نہیں۔ صرف ایک چھوٹا سا ہسپتال ہے۔ جس کا انچارج ایک سویڈن ڈاکٹر ہے۔ حبشی لوگوں کے اخلاق بے حد خراب ہیں۔ عیسائیوں نے یہاں بہت سے مشن قائم کر رکھے ہیں۔ حبشیوں کا علاج مفت یا بہت کم خرچ پر کیا جاتا ہے۔ فرانسیسی زبان بہت زیادہ رائج ہے۔ اٹالین کو اطالویوں کے ۹ ہوائی جہاز آئے۔ جن سے خوف زدہ ہو کر لوگ شہر سے بھاگ گئے۔ یورپین، امریکن مرد اور عورتیں جنگلوں میں پناہ لے رہی ہیں تبلیغ کے لئے ادیس آبابا اچھی جگہ معلوم ہوتی ہے۔ یہاں اطراف عالم سے لوگ جمع ہیں۔ مصری۔ امریکن۔ فرانسیسی۔ جرمن۔ یمن اور جدہ کے مسلمان غرض رنگا رنگ کی مخلوق موجود ہے ہندوستانی بکثرت ہیں۔ مصری۔ عربی اور روسی قلیل التعداد ہیں۔ یورپین لوگ فرانسیسی زبان بولتے ہیں۔ یہ نوجوان مجاہد ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ابن سردار عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے نومسلم ہیں احباب ان کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبد الوہاب عمر

اخبار "احسان" کی غلط بیانیوں کی تردید

خان بہادر نواب احمد یار خان صاحب دولتانہ سیکرٹری اتحاد پارٹی نے احسان کو لکھا ہے کہ آپ کے اخبار مورخہ ۶ مئی کے صفحہ ۴ پر بعض خبریں چھپی ہیں۔ اس کے متعلق اتحاد پارٹی محسوس کرتی ہے۔ کہ یہ خبریں کسی زرخیز دماغ کی کشت خیال کی پیداوار ہیں۔ جناب مرزا صاحب قادیان کے متعلق جو خبریں چھپ رہی ہیں کہ اتحاد پارٹی نے ان کو پچاس ہزار یا کوئی اور رقم دی ہے کہ وہ اتحاد پارٹی کا پروپیگنڈا کریں۔ درست نہیں ہے۔ سر فضل حسین کی پارٹی سے کسی نے بھی علیحدگی اختیار نہیں کی۔ اور کسی ممبر اتحاد پارٹی کا خیال اتک نہیں۔ کہ وہ اتحاد پارٹی کا خاتمہ کر دے۔ پس اتحاد پارٹی ان باتوں کی پر زور تردید کرتی ہے۔ کہ اتحاد پارٹی کے امیدواروں میں کوئی نزاع ہے اور سر فضل حسین اور سردار سکندر حیات کے تعلقات میں کسی قسم کا مطلق ان دنوں فرق نہیں آیا۔

برکات قادیان کا زندہ ثبوت

خاکسار ۳۰ دسمبر ۱۹۳۵ء کو ایک لمبی بیماری کے دوران میں جب کہ عام لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ میں آج یا کل کا مہمان ہوں۔ قادیان دارالامان آیا۔ سٹیشن سے دو آدمی چارپائی پر اٹھا کر مجھے شہر میں لائے۔ خیال اور ارادہ تو میں یہ لے کر آیا تھا کہ قادیان کی پاک زمین میں دفن کیا جاؤں۔ لیکن اللہ تعالٰے نے قادیان کی برکات کے صدقہ مجھے تھوڑے ہی دنوں میں لمبی اور موذی بیماری سے نجات دے دی۔ الحمد للہ رب العلمین

ہر روز بلکہ ہر آن جب میں اپنی بیماری کے زمانہ پر غور کرتا ہوں۔ تو بے اختیار میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہو جاتے ہیں۔ جو ایک بزرگ نے فرمائے۔ کہ ؎

چہ گویم با تو گر آئی بہ پہلو در قادیاں بینی
دو ابینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

خدا تعالٰی کا شکر اور احسان ہے۔ کہ اس نے اپنے رحم و احسان سے مجھ خاکسار کو بھی دکھ دیا اور ذکر کردہ بزرگ کی صداقت کے گواہوں میں داخل فرمایا۔ خدا تعالٰی سے مضطربانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ جس طرح اس نے مجھے خارق عادت صحت دی ہے۔ اسی طرح وہ اپنے رحم سے مجھے خدمت مخلوق اور خدمت دین کا موقعہ اور زمانہ بھی عنایت فرمائے۔

خاکسار۔ رسیوی فضل الٰہی سیفی دار الانزل دارالامان قادیان

امرتسر میں مجلس اتحاد کا عظیم الشان جلسہ

احراری لیڈروں کے ڈھول کا پول کھولا گیا

امرتسر ۶ مئی۔ رات کے نو بجے چوک فرید کے متصل عام بازار میں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولوی ابو سعید صاحب انور امرتسری منعقد ہوا۔ صدر نے پہلے تقریر کی۔ جس میں آپ نے بتایا۔ کہ تحریک مسجد شہید گنج کے مختلف مدارج و مراحل سے یہ حقیقت ثابت ہو چکی ہے کہ مسلمان کو حق و صداقت کے اظہار سے دنیا کی تمام قہرمانی طاقتیں نہیں روک سکتیں۔ آپ نے مجلس اتحاد ملت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ کہ مجلس کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے۔ کہ مجلس قوائے ملیہ کی تنظیم سے ایک ایسا اسلامی محاذ بنانا چاہتی ہے۔ جو تمام سیاسی و اقتصادی مصیبتوں کو روک سکے۔ اور ہندوستان کو اس قابل بنا دے۔ کہ یہ دیرینہ تہذیب و تمدن کی سرزمین ایشیا کے لئے ایک بار پھر سرمایہ افتخار بن جائے۔

مسٹر یعقوب الحسن کی تقریر

مسٹر یعقوب الحسن بی۔ اے نے تحریک مسجد شہید گنج کے ابتدائی دور پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب مسلمان اپنے جوش ایمانی کا اظہار ایثار و قربانی کی صورت میں کرنا چاہتے تھے۔ تو میں نے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ دفتر مجلس احرار کے سامنے مظاہرہ کیا جائے۔ تاکہ مسلمانوں کی اطلاعیہ بیچارگی اس فعال جماعت کو حرکت میں لاسکے۔ لیکن میری توقع موہوم ثابت ہوئی۔ اور یہ جماعت خاندین مسلمانوں کے کبھی نہ ناوں سے بھی تکمیل فرض پر آمادہ نہ ہو سکی۔ آگے چل کر آپ نے فرمایا کہ آپ مسجد شہید گنج کے مقدمہ کے فیصلہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ مگر میری نظر عدالت الٰہیہ کے فیصلہ پر ہے جہاں ایک طرف جبر ہے اور دوسری طرف مظلومی۔ اس عدالت سے جو فیصلہ ہوگا وہی اٹل ہوگا۔

میر محمد دین صاحب میر کی تقریر

میر محمد دین صاحب نے فرمایا۔ اس وقت دو جماعتیں ہیں۔ ایک احرار اور دوسری نیلی پوش۔ دونوں جماعتوں کو پیدا کرنے والے مولانا ظفر علی خاں ہیں۔ نیلی پوش تو حضرت مولانا کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور احرار نے دوسری راہ اختیار کر لی ہے۔ اس پر ایک دو آدمیوں نے جن کو احراری کہا جاتا ہے اشتعال انگیز طریق سے شور و غل مچانا شروع کر دیا۔ لیکن نیلی پوشوں کی مساعی جمیلہ کے باعث وہ حاضرین کی جوابی کارروائی سے محفوظ رہے اور جلسہ میں پانچ منٹ تک پریشانی پھیلی رہی۔ صدر نے فوراً حالات پر قابو پا لیا۔

مولانا خدا بخش صاحب اظہر امرتسری کی تقریر

اظہر صاحب نے ایک طویل تقریر کی جس میں آپ نے باہمی افتراق پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا نصب العین کسی جماعت کی دل آزاری نہیں۔ لیکن ہم مسجد شہید گنج کا حصول تمام قومی امور پر مقدم سمجھتے ہیں احرار نے اس تحریک میں ہمارا ساتھ نہیں دیا۔ ہم ان سے نیک نیتی کے ساتھ اختلاف رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کی روش بہت بڑے گناہ سے تعبیر کی جاسکتی ہے۔

آپ نے مجلس اتحاد ملت کی اہمیت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمارا نصب العین مسجد شہید گنج کا حصول، ہندوستان کی آزادی اور ملت اسلامیہ کی فلاح کے بغیر کچھ نہیں۔ جن لوگوں نے صرف کونسلوں کو اپنا نصب العین بنا رکھا ہے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیے۔ کہ ہم مسجد شہید گنج کے حصول کی غرض سے ہر طریق عمل اختیار کرنے پر مجبور ہیں۔

اگر ہمیں اس امر پر یقین ہو گیا۔ کہ کونسل ہی میں مسجد کا مسئلہ ہماری مرضی کے مطابق تصفیہ پذیر ہو سکتا ہے۔ تو ہم یقیناً کونسلوں میں اپنے نمائندے بھیجیں گے۔ اور اس وقت اس فریب کارانہ الزام کی پرواہ نہیں کرینگے کہ تحریک شہید گنج محض انتخاب میں کامیابی کے لئے چلائی گئی ہے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اس قسم کی الزام طرازی کرنے والوں نے خانہ خدا اور خانہ خدا کی حرمت پر کٹ مرنے والوں سے منہ موڑ کر صرف کونسل اور وزارت ہی کو اپنا نصب العین بنا رکھا ہے۔ اور ابھی مسلمانوں میں سے وہ شخص تھا۔ جس نے مسلمانوں کی مظلومیت پر اظہار افسوس کرنے کی بجائے کہا تھا۔ کہ اگر مسلمانوں کا جوش سختی سے ٹھنڈا نہ کیا جاتا۔ تو امن عامہ کے تمام مواقع مفقود ہو جاتے۔ لیکن ہم اس نصب العین کو ذہنی تسفل کا بد ترین نتیجہ سمجھتے ہیں۔ اگر مسجد شہید گنج کے حصول کے لئے کونسلوں کا مقاطعہ مفید معلوم ہوا۔ تو ہم اس کام کو بھی جوش و خروش کے ساتھ انجام دینگے۔ غرضیکہ ہمارا ہر قول و فعل مسجد شہید گنج سے وابستہ ہے آپ نے مسلمانوں کے باہمی اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ نا اتفاقی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ فرزندان توحید اصول کو چھوڑ کر شخصیتوں کے بتوں کو پوج رہے ہیں۔ اگر مسلمان اصول پسندی کو معیار قیادت قرار دے لیں۔ تو آج افتراق مٹ جاتا۔ لیکن احرار لیڈروں نے اس امر میں مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا۔ اب اگر کوئی ان کی بے اتفاقی کا شکوہ کرتا ہے۔ تو اس پر مشتعل ہونے کی کیوں ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ جو لیڈر مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیتا۔ وہ میدان قیادت سے ہٹا دیئے جانے کے قابل ہے۔ اگر آج خدانخواستہ مولانا ظفر علی خاں بھی اصول کو چھوڑ کر مسجد شہید گنج کے حصول کے لئے مسلمانوں کا ساتھ نہ دیں۔ تو ہم ان کے خلاف بھی آواز بلند کرینگے۔ کیونکہ ہم اصول پسند ہیں شخصیت پرست نہیں۔

مولوی ظفر علی کی تقریر

آپ نے کہا۔ اسلام سب کو آزادی ضمیر کا حق دیتا ہے۔ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ایک بر سر عام اعتراض کر سکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان احرار لیڈروں پر جائز تنقید کے حق سے محروم کر دیئے جائیں۔

احرار لیڈر بتائیں۔ کہ کیا مسجد شہید گنج شعائر اللہ میں سے نہیں ہے۔ کیا مسجد کے ذرہ ذرہ سے ہماری سیزدہ صد سالہ روایات وابستہ نہیں ہیں اگر ہے۔ تو انہیں تحریک مسجد شہید گنج میں مسلمانوں کا ساتھ دینا چاہیئے تھا۔ مگر انہوں نے ہماری آواز کو سننے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ جب مسجد شہید گنج کے انہدام کا واقعہ درپیش تھا۔ تو میں نے میاں عبدالعزیز کے مکان پر احرار لیڈروں کے پاؤں پر اپنی ٹوپی رکھکر کہا تھا کہ خدا کے لئے اس نازک مرحلہ پر مسلمانوں کی راہنمائی کیجئے۔ اور اس تحریک کو جس طرح بھی آپ چاہیں۔ میں آپ کی راہنمائی قبول کرنے کو تیار ہوں۔ اگر آپ مجھے حکم دیں۔ تو بھنگی کی خدمت بھی انجام دیتے ہوئے مجھے مسرت محسوس ہوگی انہوں نے میری درخواست کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔ اس وقت اگر میرا کسی نے ساتھ دیا تو وہ سید حبیب تھے۔ جس پر میں ان کا ممنون ہوں۔ سید حبیب نے میرے کہنے پر اپنی ذاتی خودداری کو چھوڑتے ہوئے احرار سے معافی بھی مانگ لی۔ لیکن ہماری تمام عاجزانہ گزارشیں بارگاہ احرار میں شرف قبول حاصل کرنے سے قاصر رہیں۔ اس کے بعد ۱۴ر جولائی کو جھنڈا لہرانے کے وقت ان کو بلا بھیجا گیا۔ لیکن وہ تشریف نہ لائے۔ اس طرح ہماری جو توقعات احرار کے متعلق تھیں۔ ان کا خون ہو گیا۔ بایں ہمہ اگر آج احرار اپنے گناہ کی تلافی کر دیں۔ تو ہمارا ان سے کوئی اختلاف نہیں۔ ہم اگر شخصیت پرست نہ ہوتے تو ان کے اعمال کا محاسبہ کرتے اور ان کو صاف الفاظ میں بتا دیتے کہ تم اگر مسلمانوں کی راہنمائی کا دم بھرتے ہو۔ تو تمہیں ملت اسلامیہ کے ساتھ چلنا ہوگا:

(زمیندار ۸ رمئی)

سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ لاہور بابت ۳۶-۱۹۳۵ء

لاہور میں لجنہ اماء اللہ قائم ہوئے عرصہ ہو گیا۔ مختلف اوقات میں جلسے بھی ہوتے رہے۔ اور چندہ بھی جمع کیا جاتا رہا۔ مگر رپورٹ نہ کبھی لکھی گئی۔ اور نہ بھیجی گئی۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے آئندہ کے واسطے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ خاکسار بحیثیت جنرل سیکرٹری ہر جلسہ کی کارروائی قلم بند کرے۔ اور اس کی نقل جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور اور جناب سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان کی خدمت میں ہر ماہ بھیجا کرے۔ اور سالانہ رپورٹ کی ایک نقل جناب ایڈیٹر صاحب الفضل و مصباح کو بغرض اشاعت ارسال کی جائے۔ اسی سلسلہ میں یہ پہلی رپورٹ لکھی گئی ہے۔ لجنہ اماء اللہ لاہور کی مرکزی کارکن مفصلہ ذیل ہیں۔

پریزیڈنٹ۔ اہلیہ چوہدری محمد اسحاق صاحب۔ جنرل سیکرٹری۔ اہلیہ شیخ عبدالحمید صاحب۔ سیکرٹری مال۔ اہلیہ مرزا محمد صادق صاحب۔ سیکرٹری تبلیغ۔ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب۔ شہر کو پانچ حلقوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ جہاں ایک ایک سیکرٹری مقرر ہے۔ انکے نام حسب ذیل ہیں

۱۔ حلقہ مسجد احمدیہ سیکرٹری۔ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ میاں عبدالکریم صاحب۔

۲۔ حلقہ دہلی دروازہ و موچی دروازہ۔ سیکرٹری۔ زینب بی بی صاحبہ

۳۔ حلقہ بھاٹی دروازہ۔ سیکرٹری۔ اہلیہ ممتاز صاحب (۴) حلقہ فیض باغ۔ سیکرٹری۔ اہلیہ مرزا مولا بخش صاحب۔ (۵) حلقہ سول لائن۔ سیکرٹری۔ اہلیہ مرزا محمد صادق صاحب:

ہر حلقہ میں سیکرٹری حلقہ کی معرفت چندہ وصول کیا جاتا ہے۔ اور پھر وہ سب چندہ خاکسار کے پاس جمع ہوتا ہے۔ جس کا اندراج بروئے رسید بک رجسٹر کھاتہ میں کیا جاتا ہے۔ لوکل فنڈ کا روپیہ مقامی اخراجات کے لئے رکھکر باقی روپیہ فنانشل سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ لاہور کو بغرض ارسال قادیان بھیجدیا جاتا ہے

اس سال خدا کے فضل سے ماہوار جلسے باقاعدہ مسجد احمدیہ میں ہوتے رہے گذشتہ جلسہ ۲۲ر اپریل ۳۶ء کو بصدارت بیگم صاحبہ جناب چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں فخر نسواں مکرمہ محترمہ والدہ صاحبہ چوہدری اسد اللہ خانصاحب بھی تشریف لائیں۔ بیگم صاحبہ شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ مسز کرم الٰہی صاحبہ۔ اہلیہ مرزا محمد اسمٰعیل صاحب اہلیہ چوہدری محمد اسحاق صاحب۔ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب کے علاوہ اور بھی کئی بہنیں مختلف حلقوں سے شریک جلسہ ہوئیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منشاء کے مطابق جلسہ سیرۃ النبی زیر انتظام لجنہ اماء اللہ ۲۴ر نومبر ۳۵ء کو منایا گیا۔ جلسہ کے لئے اشتہار بکثرت تقسیم کئے گئے۔ بعض معزز خواتین کے گھروں پر جا کر ان کو دعوت دی گئی۔ ان میں سے قابل ذکر بیگم صاحبہ عبدالعزیز صاحب آئی۔ سی۔ ایس۔ کمشنر لاہور ہیں۔ ان کی خدمت میں جب جلسہ کی غرض و غایت بیان کی گئی۔ تو انہوں نے پہلے تعجب سے دریافت کیا۔ کہ کیا احمدی عورتیں بھی سیرۃ النبیؐ کا جلسہ کیا کرتی ہیں۔ اور جب ان کو بتایا گیا۔ کہ یہ جلسہ کئی سال سے نہ صرف لاہور میں بلکہ تمام ہندوستان میں منایا جاتا ہے۔ تو وہ بہت خوش ہوئیں۔ اور شرکت جلسہ کا وعدہ فرمایا۔ اور حسب وعدہ تشریف بھی لائیں۔ خاکسار معہ اہلیہ چوہدری محمد اسحاق صاحب و اہلیہ مرزا محمد صادق صاحب و اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب۔ جب محترمہ لیڈی سر فضل حسین صاحبہ کی کوٹھی پر گئیں۔ تو وہ نہایت اخلاق سے پیش آئیں۔ اور جب ان سے صدارت کے لئے عرض کیا گیا۔ تو انہوں نے بخوشی منظور فرمایا۔ اور مقررہ وقت سے بھی پہلے تشریف لے آئیں۔

یوم التبلیغ کے موقعہ پر بھی غیر احمدی خواتین میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ یکم مئی ۳۵ء لغایت ۳۰ر اپریل ۳۶ء مبلغ -/۲/۲۰۵ چندہ جمع کر کے فنانشل سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ لاہور کو دیا گیا اس کے علاوہ صدر صاحبہ نے بارہ روپیہ قادیان میں خود جمع کرائے۔ حسب اجازت جناب امیر صاحب۔

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری اطلاع

جن خریداروں کا چندہ ختم ہے۔ اور جن کے اسمائ کی فہرست اخبار الفضل ۲۹؍۴ میں چھپ چکی ہے انکے نام وی۔ پی تیار کئے جارہے ہیں۔ ہفتہ کا اخبار وی۔ پی ہوگا۔ وصول کیلئے تیار رہیں (مینیجر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۸ر مئی۔ حبشہ کے سفیر مسٹر مارٹن کا بیان ہے۔ کہ غالباً شہنشاہ حبشہ کا ارادہ ہے کہ اپنے خاندان کے ارکان کو کسی صومعہ میں داخل کر دیں۔ بلکہ حبشہ کی صحت بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ خیال ہے۔ کہ وہ بیت المقدس کے پاس صومعہ میں داخل ہو جائیں گی۔ اور اس کے بعد کبھی عوام کے سامنے نہ آئیں گی۔

روما ۸ر مئی۔ مسولینی نے اطالویوں کے ادیس آبابا میں داخلہ کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اطالیہ کی گذشتہ تیس صدیوں کی تاریخ میں بہت اہم مواقع آئے ہیں۔ مگر یہ موقع سب سے زیادہ اہم ہے۔ میں اطالیہ کے باشندوں اور تمام دنیا کے سامنے اعلان کرتا ہوں۔ کہ جنگ ختم ہو گئی ہے۔ اور امن از سر نو قائم ہو گیا ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ حبشہ کا ملک اطالیہ کی ملکیت ہے۔ کیونکہ روما کی شمشیر نے اسے فتح کیا ہے۔ اور تہذیب و تمدن نے بربریت پر فتح حاصل کی ہے۔ ہم نے جس عزم و استقلال کے ساتھ فتح حاصل کی ہے۔ اسی عزم و استقلال کے ساتھ اس فتح کی مدافعت کریں گے۔

ایتھنز ۸ر مئی۔ ترکی سفیر متعینہ ایتھنز نے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ جنگ حبشہ کے خاتمہ اور بحیرہ روم کے جزائر میں برطانیہ اور اطالیہ کے فوجی استحکامات کے پیش نظر جمہوریہ ترکیہ نے عارضی طور پر دردانیال پر توپیں نصب کر دی ہیں۔ تاکہ بوقت ضرورت ان سے کام لیا جا سکے۔

لنڈن ۸ر مئی۔ شہنشاہ حبشہ اپنے خاندان کو کسی صومعہ میں داخل کرنے کے بعد لنڈن جائیں گے۔ اور اقوام عالم کے نام دردمندانہ اپیل کریں گے کہ حبشہ کے ساتھ انصاف کیا جائے۔

بیروت ۸ر مئی۔ ایک نصرانی رہنما نے بنام شام گذشتہ فسادات کے متعلق بیان شائع کیا ہے۔ جس میں وہ لکھتا ہے۔ کہ شام میں فرانسیسی مظالم کی انتہا کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس وقت پانچ سو کے قریب مسلمان اور عیسائی قوم پرست عورتیں جیل خانوں میں محبوس ہیں۔ شامی مسلمانوں کے مطالبات کو جائز قرار دیتے ہوئے اس نصرانی رہنما نے عیسائیوں سے اپیل کی ہے کہ آزادیٔ وطن کے حصول کے لئے مسلمانوں سے پورا پورا تعاون و اتحاد کریں۔ کیونکہ اقلیتوں کا فائدہ اسی میں مضمر ہے۔

ماسکو ۸ر مئی۔ حکومت روس نے مستقبل قریب میں جنگ کا زبردست خطرہ محسوس کرتے ہوئے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ملک کے معدنی ذرائع کو وسیع تر کر دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے حکومت نے فی الحال ایک کروڑ پونڈ رقم منظور کی ہے۔

پیرس ۸ر مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت فرانس شاہ نجاشی کو اس شرط پر اپنا مہمان بنانے کے لئے تیار ہے۔ کہ وہ حبشہ کے سیاسی اور جنگی معاملات میں کوئی دخل نہ دیں اور خاموشی سے پیرس میں اپنی زندگی کے باقی ماندہ ایام بسر کریں۔

روما ۸ر مئی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت مشرقی افریقہ میں جس قدر اطالوی سپاہی موجود ہیں۔ ان میں سے نصف کو حکم دیا جائے گا۔ کہ حبشہ میں ہی مقیم رہیں۔ اور آبادکار بن جائیں۔

برلن ۸ر مئی۔ فتح حبشہ کے متعلق جرمن اخبارات مسولینی کی تعریف و توصیف کر رہے ہیں۔ مشہور جرمن اخبار "برلینر ٹیج بلاٹ" نے لکھا ہے۔ کہ مسولینی نے مجلس اقوام کی بجائے شمشیر کا جواز ثابت کر دیا ہے۔

لاہور ۸ر مئی۔ آج ڈپٹی کمشنر لاہور نے سید حبیب صاحب ایڈیٹر اخبار سیاست کو بلا کر ۲۸ اور ۲۹ اپریل کے پرچوں میں شائع شدہ ان مضامین کی بنا پر جن میں گورنر پنجاب کے متعلق حقیقت افروز تبصرہ کیا گیا تھا تنبیہ کی۔

لنڈن ۸ر مئی۔ اپرل اور مزدور جماعتوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ حکومت سے مطالبہ کریں۔ کہ اطالیہ کے خلاف نہ صرف تعزیرات کو جاری رکھا جائے۔ بلکہ انہیں وسیع تر کیا جائے۔ اخبار "ڈیلی ایکسپریس" اور "ڈیلی میل" یہ مطالبہ پیش کر رہے ہیں۔ کہ برطانیہ مجلس اقوام سے الگ ہو جائے۔

روما ۸ر مئی۔ ایک اطالوی جریدہ نے ایک مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ چند شوریدہ سر برطانوی حکومت برطانیہ کو اس بات پر آمادہ کر رہے ہیں۔ کہ برطانیہ بحیرہ روم کے اطالوی مقبوضات پر حملہ کر دے لیکن ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ اطالیہ کے خلاف جنگ کرنا کوئی معمولی جنگ نہیں ہو گی۔ بلکہ وہ سب سے بڑی اور خطرناک جنگ ہو گی۔ اور اگر اطالیہ کو جنگ کرنے پر مجبور کیا گیا۔ تو وہ اپنے دشمن کا مقابلہ کرنے میں اپنے تمام فوجی سیاسی اور سائنٹیفک ذرائع کو استعمال کرے گا۔

قاہرہ ۸ر مئی۔ جامعہ ازہر کے ایک مشہور عالم حافظ محمد حسین انتقال کر گئے ہیں۔

واشنگٹن ۸ر مئی۔ بحر الکاہل میں جاپانی حکومت کے بڑھتے ہوئے اقتدار و اثر کے پیش نظر امریکہ اپنی فوجی طاقت میں برابر اضافہ کر رہا ہے۔ چنانچہ حربی استحکامات کے لئے ۳۵ کروڑ ڈالر کی رقم منظور کی گئی ہے۔ جدید ساخت کی آبدوز کشتیاں۔ تباہ کن جہاز اور بم بار طیارے زیادہ سے زیادہ تعداد میں بنائے جا رہے ہیں۔

بلگریڈ ۸ر مئی۔ یوگوسلاویہ کے دار السلطنت میں عنقریب ریاستہائے بلقان کی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ مجلس اقوام کی ناکامی نے ان ریاستوں کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ اور ان کے تمام اختلافات مٹ گئے ہیں انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ ان کی نجات کا راز اسی میں مضمر ہے کہ وہ متحد رہیں۔

قاہرہ ۸ر مئی۔ ایک اہم راز کا انکشاف ہوا ہے۔ کہ شاہ فواد نے بستر مرگ پر پڑے پڑے نہر سویز کے جدید معاہدہ پر دستخط ثبت کر دیئے تھے۔ جس کی رو سے سویز کمپنی میں دو مصری ڈائرکٹر اور پچیس فیصدی مصری ملازمین رکھے جائیں گے۔

لاہور ۸ر مئی۔ آج خان بہادر دین محمد جج عدالت عالیہ نے مسٹر جیون لال اگا یا خلیفہ لالہ ہرکشن لال کی ضمانت منسوخ کر کے انہیں حوالات میں بھیج دیا۔ مسٹر جیون لال کے خلاف ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں بھارت انشورنس کمپنی کے فنڈ میں سے تقریباً انیس ہزار روپیہ غبن کرنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔ اور سماعت میں انہیں بیس ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ مگر گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے عدالت عالیہ میں درخواست دے کر ضمانت منسوخ کرائی ہے۔

ایتھنز ۸ر مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ وزیر خارجہ ترکیہ غازی توفیق رشدی اراس آج یہاں پہنچے۔ حکومت یونان کی طرف سے آپ کا شاہانہ استقبال کیا گیا۔ آج ہی وزیر اعظم یونان کی معیت میں بلگریڈ روانہ ہو گئے۔ تاکہ بلقان کانفرنس میں شرکت کر سکیں۔

حیدر آباد دکن ۸ر مئی۔ بمبئی میں منعقد ہونے والی اچھوت کانفرنس کے منتخب صدر نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں کہا۔ یہاں کے ہندو ہم سے کتوں سے بدتر سلوک کرتے ہیں۔ ریاست میں دو کروڑ چار لاکھ اچھوت آباد ہیں۔ یہ تمام ہندو مذہب ترک کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ ہمارا پہلا ارادہ یہ ہے۔ کہ ہم ہندو مذہب ترک کر دیں اور پھر کوئی مساوات پسند مذہب قبول کریں۔ اگر یہ ممکن نہ ہوا۔ تو ہم خود کسی نئے مذہب کی بنا ڈالیں گے۔

کلکتہ ۸ر مئی۔ سنگی جوٹ ملز میں ہڑتالیوں نے ہنگامہ بپا کر دیا۔ جس کی وجہ سے دو یورپین اور چالیس مزدور مجروح ہوئے۔

لنڈن ۸ر مئی۔ "ڈیلی کرانیکل" نے معاہدہ لوزان اور ترکیہ کے عنوان سے ایک مقالہ شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ مجلس اقوام کو ان تمام سلطنتوں کو جنہوں نے معاہدہ لوزان پر دستخط کئے تھے۔ ترکیہ کے اس جائز مطالبہ کو مان لینا چاہیئے۔ اور ترکیہ کو یہ حق دینا چاہیئے۔ کہ وہ دردانیال اور آبنائے باسفورس پر فوجی استحکامات کرے۔ مقالہ نگار آگے چل کر لکھتا ہے۔ کہ اگر ترکیہ کے مطالبہ کو منظور نہ کیا گیا۔ تو وہ لیگ سے علیحدہ ہو جائیگا۔ اور معاہدہ لوزان کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دردانیال کے استحکامات کرائیگا۔

شملہ ۸ر مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ ادیس آبابا کے ہندوستانیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا لیکن تاحال اس کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ادیس آبابا سے تمام غیر ملکی

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی